رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

## دارالامان کا ہفتہ

**حضرت** امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اب اچھی ہے۔ احباب کرام حضور کے متعلق ہمیشہ دعاؤں کو جاری رکھیں

**حضرت** صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی اب پہلے کی نسبت اچھے ہیں۔ مگر ابھی تک باہر تشریف لانے کے قابل نہیں ہوئے احباب دعاؤں کو جاری رکھیں۔

**درس** مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۱۸ دسمبر سے درس قرآن شریف شروع کر دیا ہے آپ بھی دس پاروں کا درس دیں گے۔

**موسم** کئی روز سے ابر آلود ہے، سردی بڑھ گئی ہے۔ کبھی کبھی ہلکی سی بارش ہو جاتی ہے

**ناسازی طبیعت** حضرت مفتی محمد صادق صاحب وجناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت ناساز ہے احباب ان بزرگان دین کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

**مقدمہ عطاء اللہ شاہ بخاری** ۱۵ تاریخ کو قادیان سے جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل۔ وجناب قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی اور خاکسار شیخ محمود احمد عرفانی شہادت دے کر اسی روز واپس آگئے شہادتوں میں بتلایا گیا کہ عطاء اللہ شاہ کی تقریر دل آزار اور سخت اشتعال انگیز تھی

**منصور سپورٹس کلب** منصور سپورٹس کلب نے ابھی حال میں ضلع گورداسپور کے دو لیمپک ٹورنامنٹ میں شاندار طریق فٹ بال کپ جیتا ہے اور اسی طرح دو سپیشل انعامات بھی حاصل کئے ہیں

منصور سپورٹس کلب نے ایک ششماہی میں قادیان ۱۲ میچ کھیلے جن میں ۱۰ میچوں میں کامیابی حاصل کی قادیان سے باہر چار میچ کھیلے جن میں سے تین میں کامیابی حاصل کی۔ یہ ریکارڈ شاندار ہے ہم اس پر کلب کو مبارکباد دیتے ہیں

**طلباء مدرسہ احمدیہ** مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے سٹیج کے لئے ایک ہزار روپے کی جو سٹیج کے لئے درکار تھی شہر سے جلسہ گاہ میں پہنچائی۔ ان کے ساتھ ان کے استاد بھی شریک تھے۔ یہ جذبہ قابل قدر ہے۔

### ولادت

یہ خبر بھی خوشی سے پڑھی جائیگی کہ جناب مفتی فضل الرحمان صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اسے عمر دے۔ خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

### درخواست دعا

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بدوملہی کے تایا مولوی غلام رسول صاحب جو پرانے صحابی ہیں سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی مولوی فاضل)

## الحکم کے اجراء پر

### حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کا اظہار مسرت بذریعہ مکتوب مبارک

مکرمی شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بیحد خوشی ہوئی ہے کہ آپ الحکم کو پھر جاری کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور اس ارادہ کی تکمیل کے سامان پیدا کر دے۔ (آمین ثم آمین)۔

الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقعہ خدمت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ صرف کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ الحکم ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مورخ یا کوئی کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حال ہے۔ لیکن دل یہی چاہتا ہے کہ الحکم جس کا نام ہی بتا رہا ہے کہ ابتدائے ایام سے سلسلہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا درجہ سمجھتے تھے اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپکی نسل کو اس کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اللھم آمین

خاکسار

**میرزا محمود احمد**

(خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل قادیان دارالامان سے شائع ہوا)

# تحریک جدید کی تشریح

(رقم زدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ دوست اچھی طرح سمجھ لیں کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ اور جن کا مطالبہ گزشتہ خطبات میں جماعت سے کیا گیا ہے صرف پہلے سال کے لئے ہیں۔

۲۔ یہ تحریکات نئے سرے سے تین سال تک پہلا سال ختم ہونے پر دوبارہ شائع ہوتی رہیں گی۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ آئندہ دو سالوں میں ساڑھے بائیس ہزار سالانہ کی تحریک کی جائے گی۔

۳۔ جنھوں نے اس سال چندہ دیا ہے یا اس کا وعدہ کیا ہے وہ مجبور نہیں ہوں گے کہ آئندہ سالوں کی تحریکات میں ضرور حصہ لیں! اتنا ہی حصہ لیں۔ جتنا اس سال لیا ہے۔ بلکہ اُن کے اخلاص اور ان کی اسوقت کی مالی حالت پر منحصر ہوگا۔

۴۔ بہر حال اسوقت جو دوست چندہ لکھوا رہے ہیں یا لکھوائیں گے وہ اسی سال کا چندہ ہوگا۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔ اس لئے جو دوست قسط وار چندہ کی رقم پوری کرنا چاہیں ان کی قسطیں پہلے بارہ ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہئیں۔ اور جو کمیشن دیں وہ سمجھ لیں کہ انھوں نے پہلے سال کی تحریک کا چندہ دیا ہے۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔

~~~~~~

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

۲۔ جو شخص اسقدر توفیق نہ رکھتا ہو۔ وہ سو روپیہ کسی ایک مد میں چندہ دے کر باقی مدات میں تھوڑی تھوڑی رقم دیکر ساری تحریکات کے ثواب میں حصہ لے سکتا ہے۔

۳۔ تیسرے درجہ پر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سو روپیہ سب تحریکات میں دیدے۔

۴۔ جو لوگ آسودہ حال نہیں یا جن کی موجودہ حالت اچھی نہیں۔ وہ سو سے کم بھی چندہ دے سکتے ہیں یہ لوگ اگر پورا حصہ لینا چاہیں۔ تو یوں لے سکتے ہیں کہ دس دس کی دونوں تحریکات میں۔ بیس بیس اور پانچ پانچ دونوں تحریکوں میں دس دس کی رقوم ادا کریں۔ یہ ساٹھ روپیہ ہوا۔ اس سے کم توفیق والے دوست ہر تحریک میں دس دس اور پانچ پانچ دے کر تیس روپیہ کی رقم سے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

۵۔ جو لوگ سب تحریکوں کے ادنیٰ درجہ میں شامل نہ ہو سکیں۔ وہ تین یا دو یا ایک میں بھی حصہ لے سکتے ہیں یعنی خواہ دونوں دس دس اور دونوں پانچ پانچ والیوں میں سے کوئی سی تین یا دو یا ایک جن کو اس میں شامل ہو جائیں۔

۶۔ قادیان کے غربا اسطرح بھی کر رہے ہیں کہ اگر اکیلے دس یا پانچ نہیں دے سکتے۔ تو دس دس پانچ پانچ مل کر ایک روپیہ ماہوار یا آٹھ آنہ ماہوار ڈالکر ہر ماہ میں قرعہ ڈال لیتے ہیں اور اس کی رقم قرعہ والے کے نام سے جمع کرا دیتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کیلئے بھی اسوقت نام اور رقم لکھوانا ضروری ہے۔

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح)

## احمدی نوجوانو!

(از میر اللہ بخش صاحب تسنیم)

افق سے نکلا سحر کا تارا
نہ ہوگا سستی سے اب گزارا
اٹھو جوانو! اٹھو خدارا
کہ وقت کا ہے یہی اشارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

اٹھو اب اے احمدی جوانو
حریم کعبہ کے پاسبانو
اٹھو محمد کے پہلوانو
چلو کہ ہے امتحاں تمہارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

مسیح موعود کے دلیرو
اٹھو اٹھو ہاتھ میں پھریرو
اٹھو نیستان دیں کے شیرو
کہ سر پہ ہے پھر کفر نے اُبھارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

تو نہ گوشہ نشیں، جوانو!
مجھے ہے پورا یقیں جوانو
جری جوانو! حسیں جوانو!
کہ فتح آخر ہے حق ہمارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

گھٹائیں ظلمت کی چھا رہی ہیں
صدائیں طوفاں کی آ رہی ہیں
ہوائیں محشر اٹھا رہی ہیں
مگر ابھی دور ہے کنارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

نکل کھڑا ہو تو منہ نہ موڑو
نفاق کے بت تمام توڑو
نشان تک کفر کا نہ چھوڑو
خدا نگہبان ہو تمہارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

اٹھو دعاؤں کے تیر لے کر
عزیمت بے نظیر لے کر
یقیں سے پر ضمیر لیکر
کرو مسخر جہان سارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

خدا سے جن کو ہیں پیار سارے
ہوں حق کی راہ میں نثار سارے
نکل کے دیوانہ وار سارے
دکھاؤ اخلاص کا نظارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

زمیں پہ پھیل جاؤ نکلو
کدھر ارادہ ہے آؤ نکلو
بغل میں قرآں دبا کے نکلو
نہ لو بہانوں کا اب سہارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

جہاں کو پیغام آشتی دو
ضیائے نور عام آشتی دو
شراب جام و امِ آشتی دو
جہاد ہے بس یہی ہمارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

یہ فکر سود و زیاں عبث ہے
عبث ہی سب پوچھنا عبث ہے
یہ بزدلی یہ گماں عبث ہے
کہ ہے حقیقت میں آشکارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

اٹھو کہ تسنیم جا رہا ہے
چلو کہ تم کو بھی بلا رہا ہے
خدا سے توفیق پا رہا ہے
چلو خدارا اٹھو خدارا
امام نے ہے تمہیں پکارا

## تحریک چندہ جدید میں حصہ لینے والے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تحریک جدید کے چندوں کو بہت سے دوستوں نے سمجھا نہیں

(۱) بعض خیال کرتے ہیں کہ مالدار سے مراد وہ ہے جس نے روپیہ جمع رکھا ہوا ہو۔ ایسا مالدار مسلمانوں میں شاذ ہوتا ہے۔ جو شخص اس دھوکہ میں ہے۔ وہ اپنے رب کے پاس جائے گا۔ اور اپنے کو تہی دست پائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے نعمت دی۔ اور اس نے قدر نہ کی

۲۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ جماعت کے کارکن تحریک کرینگے تو ہم حصہ لکھا دیں گے یا دے دیں گے۔ انھیں یاد رہے کہ اگر ان کی جماعت کے کارکن سست ہیں یا خود حصہ نہ لینے کے سبب تحریک کو دبا رہے ہیں تو یہ جواب خدا تعالیٰ کے سامنے کافی نہ ہوگا۔ ہر مومن خدا تعالیٰ کے سامنے خود ذمہ دار ہے

۳۔ جماعتوں کو عادت ہے کہ وہ اکٹھا چندہ بھجواتی ہیں اسلئے جو کارکن جماعت میں تحریک کر کے مشترکہ فہرستیں نہ بھجوا سکیں ان کا دیانتدارانہ فرض ہے کہ جماعت میں اعلان کر دیں۔ کہ ہم یہ کام نہیں کرنا جس نے بھجوانا ہو براہ راست بھجوا دے۔ ہم جماعت کی اکٹھی لسٹ نہیں بھجوانی چاہتے

۴۔ بعض آسودہ حال اسراف کی عادت کیوجہ سے بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ وہ لوگوں سے شرم سے تھوڑا حصہ بھی نہیں لیتے۔ یہ شرم انھیں اور بھی زیادہ نیکی سے محروم کر دے گی۔

(۵) کوئی دوست اس چندہ کی تحریک کے لئے دوسرے پر اصرار نہ کریں۔ ہاں جو کارکن یا کارکنوں کی سستی کی صورت میں غیر کارکن ثواب حاصل ... وہ ہر ایک سے پوچھ لیں کہ کیا وہ حصہ لینا چاہتا ہے یا نہیں۔ اگر لینا چاہتا ہے تو ... اسے وق نہ کرو۔ اور جو شیطان کے ہاتھوں مجبور ہے اسے ...

## کس کس رقم سے تحریک جدید میں شمولیت کیجا سکتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

۱۔ چار تحریکات ہیں دو کے لئے سو سو۔ اور دو کے لئے پچاس پچاس کی رقم آسودہ حال لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ لیکن جو شخص کم سے کم حصہ پوری مقدار پر لینا چاہے یا لے سکتا ہو۔ اسے کم از کم سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریک میں چندہ دینا چاہیئے۔
~~~~~~

# سیرۃ المہدی کا ایک ورق

## حضرت سید ناصر شاہ صاحب کی زبان سے

حضرت سید ناصر شاہ صاحب قبلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابیوں میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے بعض واقعات میری درخواست پر الحکم کے خاص نامہ نگار کو لکھوائے ہیں۔ یہ تمام واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح کے ابواب سمجھتا ہوں اس لئے ان واقعات کو سیرت المہدی کے عنوان سے درج کر رہا ہوں۔ احباب حضرت شاہ صاحب کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت شاہ صاحب کے اخلاص کی یہ حالت ہے کہ جب میں نے ان سے کہا کہ حالات لکھوا دیں۔ تو فرمانے لگے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں میں فوت ہوں گے وہ ہمارا جنازہ پڑھیں گے۔ ہمکو کیا معلوم تھا کہ وہ فوت ہو جائینگے۔ اور لوگ ہم سے آکر پوچھیں گے۔

فرمانے لگے کہ ہم نے تو اسی لئے وصیتیں کی تھیں اور یہی تمنا تھی۔ یہ نقشہ ہے اس عشق کا جو شاہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا۔ (ایڈیٹر)

(۱)

### حضور کی برکت اور حضور کے اخلاق!

براہین احمدیہ حصہ چہارم شائع ہوئی۔ تو میں نے لاہور میں ایک شخص کی معرفت دیکھی۔ اس کو دیکھ کر میں اور میرے ماموں منشی کرم الٰہی صاحب حضور کی خدمت میں آئے۔ ان دنوں یکے "سسّے" ہوتے تھے ہم نے بٹالہ سے قادیان تک ہم کرایہ دیا۔ مغرب کی نماز سے پہلے ہی یہاں پہونچ گئے۔ گول کمرہ کے سامنے یکہ کھڑا کیا۔ حافظ حامد علی صاحب نے پوچھا۔ ہم نے بتایا کہ ہم لاہور سے آئے ہیں اور حضور کو ملنا ہے۔ حافظ صاحب نے اندر جا کر حضرت صاحب کو اطلاع دی حضور فوراً باہر تشریف لے آئے۔ مصافحہ کیا۔ بغلگیر ہوئے پھر حافظ حامد علی صاحب کو فرمایا

"ان کو پہلے کھانا کھلاؤ۔ اور اس کے بعد یہ نماز پڑھیں۔ پھر بیٹھ کر باتیں کرینگے"

ہمیں بھوک تو بہت لگی ہوئی تھی۔ حضور سے ملنے کے بعد کچھ احساس نہ رہا۔ غرض اوپر سے کھانا آیا۔ خمیری روٹیاں اور سالم ماش کی دال تھی۔

ہم دونوں مسجد میں اس جگہ جہاں حضور نے چھ ماہ کے لگاتار روزے رکھے تھے۔ وہاں بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔ کھانے میں اس روز اتنی لذت معلوم ہوئی کہ چھوڑنے کو دل ہی نہیں چاہتا تھا۔ یہ حضور کی پہلی کرامت تھی جو ہم نے دیکھی۔

نماز کے بعد مسجد میں چارپائی بچھا کر حضور بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے۔ بہت سی باتیں ہوئیں۔ سب سے مجھے ان دنوں زار عشقی کا آغاز تھا۔ جس وقت حضور نے الہام کے متعلق باتیں کیں۔ تو میں نے ماموں صاحب سے دریافت کیا کہ الہام کے کیا معنی ہیں تو انھوں نے کہا کہ یقینی طور پر مجھے بھی پتہ نہیں۔ ہم تین روز یہاں رہے۔ اسوقت حضرت صاحب ظہر و عصر کی نماز مسجد اقصیٰ میں ادا فرماتے تھے۔ اور باقی نمازیں مسجد مبارک میں پڑھتے تھے۔

مسجد اقصیٰ کے رستے میں گندگی پڑی رہتی تھی

میاں محمد جان صاحب (میاں بگے کے والد) نماز پڑھاتے تھے۔ تیس روز کے بعد ہم واپس چلنے لگے۔ تو حضور نے فرمایا

### ہم آپکے لئے دعا کریں گے

میں اسکے بعد کشمیر ملازمت پر چلا گیا۔ اور وہیں رہا ہم نے بھائی فضل شاہ صاحب کو یہاں بھیجا۔ تاکہ حضرت صاحب سے دعا کراتے رہیں۔ ہم اسوقت حضور کو بزرگ ہی سمجھتے تھے۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ اسوقت تک نہ تھا۔ بھائی صاحب بھی حق کے متلاشی تھے۔ کچھ روز ٹھہرنے کے بعد بھائی صاحب نے حضور سے دعا کے لئے عرض کیا۔ اور جانے کی اجازت چاہی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ابھی ٹھہرو۔

### حضور اپنے خدام کا لمبا قیام چاہتے تھے

پھر تقریباً مہینہ بھر کے بعد دعا کے لئے عرض کیا۔ تو حضور نے فرمایا

ہم آپکے واسطے دعا کرینگے کہ چھ مہینے برابر آپ ہمارے پاس ٹھہریں۔ اور یہ بات تحریری لکھدیں

بھائی صاحب نے تحریر لکھدی حضور دعا فرماتے رہتے اس عرصہ میں حضور کو الہام بھی ہوتے رہے۔ پھر بھائی صاحب کو اس قسم کا عشق ہو گیا۔ کہ جب حضرت صاحب فرماتے کہ کب جانا ہے۔ تو کہتے حضور جانے کا نام نہیں۔ میں کسی کا نوکر نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے کام بھی لیتے رہے۔ دو تین دفعہ ہوشیارپور لدھیانہ کے رشتے کے متعلق شاہ صاحب کو بھیجا۔ لدھیانہ بھی حضور کے ساتھ وہ جاتے رہے

(۲)

لدھیانہ میں جب پہلی مرتبہ بیعت کا اعلان ہوا۔ اور رسالہ فتح اسلام شائع ہوا اسوقت بھی شاہ صاحب حضرت صاحب کے ساتھ تھے۔ انھوں نے ایک رسالہ اور چند اشتہار میرے پاس بھیجے۔ جس میں لکھا تھا کہ عیسیٰ مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ اور میں مسیح موعود ہوں۔ جسوقت ڈاک آئی اور رسالہ کھولا اسوقت میرے پاس ایک برادر اور سیر جی بیٹھے تھے

انھوں نے کہا کہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا کہ عیسیٰ مسیح فوت ہو چکے ہیں اور آنیوالا مسیح موعود میں ہوں۔ اس نے کہا کہ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ مرا ہوا کبھی واپس نہیں آتا۔ میں نے بھی اسوقت آمنا و صدقنا کہا۔ اور بیعت کا خط لکھدیا۔ طبیعت میں کسی قسم کا خلجان یا انکار نہیں آیا

ازالہ اوہام میں ہم تینوں کا ذکر ہے۔ حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ جو اسوقت حضور سے ملنے والے تھے ان کے نام درج ہیں۔ ان میں ہمارے نام بھی ہیں کیونکہ (۳۱۳) اصحاب میں ہمارے نام درج ہیں۔

(۳)

### ایک ایرانی سیاح کو جسے دین سے رغبت نہ تھی رخصت کرا دیا۔

ایکدفعہ میں قادیان چھٹی لیکر آیا۔ ان دنوں ایک ایرانی سیاح یہاں آیا ہوا تھا۔ اس کا کام ہر وقت کھانا کھاتے رہنا اور قہوہ پی لینا تھا۔ دوسرے تیسرے روز حضرت صاحب کو رقعہ لکھدیتا کہ میرے پاس خرچ نہیں ہے۔ حضور اس کو دو تین روپے دے دیتے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے بلایا۔ اور فرمایا:-

یہ شخص نمازوں میں نہیں آتا اسکو صرف کھانے سے کام ہے۔ ہماری باتیں بھی نہیں سنتا۔ احمدیہ بازار میں بھی نہیں رہتا۔ بلکہ باہر پھرتا رہتا ہے اس کو کسی طرح یہاں سے رخصت کردو۔ حضور نے مجھے بہت سمجھایا۔ کہ دیکھنا نرمی سے جسطرح ہو سکے اسکو آج ہی رخصت کردو۔

میں نے اسے بہتیرا سمجھایا۔ کبھی وہ کہے کہ میرے پاس خرچ نہیں ہے۔ کبھی کہے کہ میں نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ وہ میرے ساتھ لڑنے کو بھی تیار ہو گیا۔ میں نے حضرت صاحب سے رپورٹ کردی۔ تو حضور نے فرمایا آپ بڑے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں۔ معلوم ہو گیا کہ آپ فضل شاہ کے بھائی ہیں۔ اچھا شیخ یعقوب علی صاحب کو بلاؤ۔ شیخ صاحب

فرمایا اس کو آج ہی رخصت کر دو

شیخ یعقوب علی صاحب آکر اسپر بہت ناراض ہوئے اور اسے ڈانٹا۔ خود ہی اس کا بستر باندھا۔ اور کہا چلئے یکہ تیار ہے اسکو یکہ پہ بٹھا کر بٹالہ روانہ کر دیا۔

(۴)

## صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کو الوداع کہنے کے لئے قادیان سے باہر تشریف لے گئے

مولوی عبد اللطیف صاحب شہید یہاں تشریف لائے کچھ عرصہ یہاں ٹھیرے۔ جب واپس جانے لگے تو حضرت صاحب دیگر اصحاب کو ساتھ لے کر بیرے شاہ کے تکیہ تک الوداع کہنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مولوی عبد اللطیف پیچھے رہ گئے اور رونے جاتے تھے۔ تکیئے پر ان کے لئے سواری وغیرہ کا بندوبست تھا۔ نواب صاحب کی بہلی موجود تھی۔ حضور کھڑے ہو گئے اور فرمایا

مولوی صاحب کہاں ہیں؟

جب مولوی صاحب آئے تو حضور نے ان کو فرمایا کہ مولوی صاحب ریل کا وقت تنگ ہو جائیگا۔ اب سوار ہو جاؤ۔ حضور نے مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا مگر مولوی صاحب نے بجائے مصافحہ کرنے کے حضور کے پیروں پر سر رکھ دیا۔ حضور نے ............ مولوی صاحب کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمایا

مولوی صاحب اٹھو۔ اب اللہ تعالے کو آپ کا بڑا لحاظ ہوگا۔

مولوی صاحب روتے تھے اور اٹھتے نہیں تھے میں نے ان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ مولوی صاحب اٹھو۔ اور ان کو اٹھا کر بہلی میں سوار کرایا۔ مولوی عبد اللطیف صاحب دور تک روتے روتے حضور کو دیکھتے گئے۔

(۲۵)

## ایک نشان کا ظہور

ایک مرتبہ میں کشمیر سے تین ماہ کی رخصت لیکر آیا۔ غالباً یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضور کو یہ الہام ہوا تھا

"پچیس دن"

فرمایا

کوئی عظیم الشان واقعہ آسمان پر ہونیوالا ہے یہ الہام اخباروں میں چھپ گیا تھا فرمانے لگے شاہ صاحب آپکے جانے کے کتنے دن باقی ہیں؟ عرض کیا ابھی حضور ایک مہینہ باقی ہے مگر حضور کو الہام ہوا ہے پچیس دن۔ اس میں تھوڑے دن باقی ہیں۔ فرمایا

ہاں معلوم نہیں یہ کس طرح ظاہر ہو ہمیں بھی معلوم نہیں۔

میں نے عرض کیا حضور مجھے تو ڈر لگتا ہے اور اس دن تک میں یہیں رہوں گا۔ چنانچہ عین پچیسویں دن ظہر کے بعد یہ نشان اسطرح ظاہر ہوا کہ مسجد مبارک میں عصر کی نماز ہو رہی تھی کہ یکایک ایک چیخ اور گرج کی آواز آئی۔ میں نے سمجھا کہ نیچے کمرے کا دروازہ (جس میں محمد احسن صاحب رہتے تھے) سختی سے شاید کسی نے کھولا ہو۔ نماز کے بعد شور پڑ گیا۔ کہ آسمان سے ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے اس سے شعلے نکلتے تھے۔ میں نے مولوی نور الدین صاحب سے عرض کیا کہ اسطرح سے شور پڑ گیا ہے۔ فرمانے لگے دریافت کرو۔ کسی آریہ نے شرارت نہ کی ہو۔ رات کو حضرت کو تاریں اور خط آنے لگے کہ پچیس دن کا نشان اسطرح پورا ہوا۔

(۶)

## دینی ضرورت کے لئے ملازمت کرنا قادیان میں رہنے سے بہتر ہے

مجھے حضور سے عجیب قسم کی محبت تھی اور اس محبت کے جوش میں ایک دن میں نے عرض کیا کہ حضور.... ملازمت پر جانے کو میرا دل نہیں چاہتا ہے کہ نوکری چھوڑ کر یہاں آ جاؤں۔ فرمایا:-

نہیں۔ نوکری چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ابھی آپ اپنی نوکری پر قائم رہیں۔ حتی کہ دو بارہ سہ بارہ میں نے بھائی کی معرفت کہلایا کہ ناصر شاہ کہتا ہے کہ میرا دل وہاں جانے کو نہیں چاہتا۔ فرمانے لگے

آپ آکر یہاں کیا کرینگے۔ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرینگے۔ اور نمازیں پڑھتے رہینگے۔ آپ کے بھائی ہیں۔ والدہ ہیں۔ بھاوجہ ہیں ان کی خبر گیری کون کرے گا۔

میں نے کہا کہ میں یہاں آٹے دانے کی دوکان کھول لوں گا۔ فرمایا۔

دکان میں زیادہ سے زیادہ پانچ سات روپے کما لو گے۔ پانچ سات روپے کس کس کو دو گے۔ بھائی کو دو گے۔ بیوی کو دو گے والدہ کو دو گے۔ بھاوجہ کو دو گے پھر خدا کی راہ میں کیا خرچ کرو گے۔ سپاہی تو دس روپے کی خاطر اپنی جان لڑائی میں دے دیتا ہے۔ آپ تو افسر ہیں معقول تنخواہ آپ کو ملتی ہے جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو آپ خاطر خواہ حصہ لیتے ہیں۔ آپ ہمارا کہنا مانیں اور ملازمت پر چلے جائیں۔

دوسرے دن میرے محکمہ کا تار آیا کہ فوراً اپنی ملازمت پر چلے آؤ آپکی باقی چھٹی کینسل کی جاتی ہے حضور نے خود تار کھولا اور پڑھوایا۔ اسیوقت فرمایا کہ اسی وقت یکہ پر سوار ہو کر چلے جاؤ۔ اسکے بعد کبھی میرا ارادہ ملازمت ترک کرنے کا نہیں ہوا۔

(۷)

## نصیحت نامہ

ایک بار بھائی فضل شاہ صاحب حضور سے رخصت ہو کر میرے پاس کشمیر آنے لگے ... تو عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی نصیحت نامہ لکھدیں۔ حضور نے نصیحت نامہ لکھدیا۔

(۱) نمازوں کو وقت پر قائم رکھو اور استغفار بہت پڑھتے رہنا۔

(۲) قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنا چاہیئے

(۳) اپنے بھائی کے ساتھ بہت محبت و پیار سے گزارا چاہیئے۔

(۴) جلدی جلدی یہاں آنا چاہیئے۔

(۵) چالیس دن میں ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے وقت رونا اور گریہ گزارنا ضروری ہے۔ یہ انبیاء اور صالحین کی سنت ہے۔

یہ دس بارہ نمبر تھے جو مجھے یاد نہیں رہے۔

(۸)

## حضور کی دعا سے تبدیلی رک گئی

ایک دفعہ میری تبدیلی بارہ مولا کشمیر سے گلگت کو ہوئی دسمبر کا مہینہ تھا۔ غالباً کرسمس کی چھٹیاں تھیں میں نے حضور کی خدمت میں کئی خط لکھے کہ اس دفعہ دور دراز سفر ہے۔ برفانی راستہ ہے۔ سخت برفباری ہو رہی ہے پھر میں نے بھائی فضل شاہ سے مشورہ کیا کہ یہ سفر خطرناک ہے۔ آپ خاندان کے باقی ممبران کو لیکر لاہور چلے جائیں میں اکیلا ملازمت پر چلا جاتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ ناصر شاہ ہم تیرے واسطے یہاں آئے ہیں اور تیرے ساتھ ہی رہیں گے۔ میں نے کہا اچھا خیر میں روانہ ہو گیا۔ حضور کو کئی خط لکھے۔ حضور نے جواباً فرمایا

ہم تم سب کے لئے دعا کر رہے ہیں اور اس موسم میں برف کے وقت اللہ تعالے قادر ہے کہ آپ کی تبدیلی رک جائے۔

جب ہم کشمیر سے دو تین پڑاؤ کے فاصلے پر پہونچے۔ تو دیکھا کہ ہم خاص برف کے گھر میں ہیں۔ پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ اور سخت برف باری ہو رہی تھی۔ حضور کو دعا کے لئے خط لکھا۔ حضور نے جواب میں فرمایا

جسقدر طاقت تھی ہم نے اپنے زور کے ساتھ دعا کی ہے کہ اس موسم میں آپ کی تبدیلی نہ ہو میں نے صاحب سٹیٹ انجنیر کو تار دیا کہ برف بہت پڑ گئی ہے۔ اور میں اس کو عبور نہیں کر سکتا میرے لئے کیا حکم ہے؟ ادھر سے پانچ چھ دن کے بعد تار آیا کہ بہتر ہے تم بارہ مولا اپنے کام پر واپس آ جاؤ۔ اور حضرت اقدس کی اُس چٹھی کو (جس میں سارے اور کے ساتھ دعا کا ذکر تھا) ملا کر دیکھا تو ایک ہی تاریخ تھی۔ یہ حضور کا ایک معجزہ تھا۔

(۹)

## حضور کی دعا کا ایک اور واقعہ

میں جب واپس آیا۔ تو اپنے افسر سے کہا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اور برف کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا۔ میری تین ماہ کی چھٹی جو بقایا ہے وہ مجھے دی جائے۔

افسر نے سٹیٹ انجنیر کو تار دیا کہ ناصر شاہ آ گیا ہے بیمار ہے۔ اگر آپ منظور کریں تو اس کو

تین ماہ کی رخصت دیدی جائے۔ سٹیٹ انجنیئر نے بذریعہ تار جواب دیا منظور ہے۔ مینے بھائی سے مشورہ کیا کہ اگر ہم سب گئے تو چھ سات سو روپیہ خرچ ہوگا۔ بہتر ہے آپ کشمیر ٹھیریں۔ اور میں قادیان جاتا ہوں کہ حضور سے دعا کراؤں۔ اور اس عرصہ میں میری صحت بھی درست ہو جائے گی۔

غرض میں روانہ ہو کر اکیلا ہی قادیان آیا جنوری کا مہینہ تھا۔ حضور بڑی خوشی سے ملے اور فرمایا کہ

الحمد للہ آپ کی تبدیلی رک گئی،

فیصلہ یہ ہوا تھا کہ جب گرمیاں آئینگی تو پھر گلگت جانا پڑے گا۔ دور و دراز کا سفر ہے۔ حضور دعا فرمائیں آپنے فرمایا

ہم ضرور دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ قبول کریگا۔

پھر فرمایا کتنی چھٹی لے کر آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور تین ماہ کی۔ فرمایا ہمارے حصے میں کتنی ہے۔ عرض کیا حضور ساری آپ ہی کے واسطے ہے۔ آپ بڑے خوش ہوتے اور فرمایا

ہم ضرور دعا کریں گے

ایک دن فرمایا

اللہ تعالیٰ سننے والا ہے اور قبول کرتا ہے ویسے تو ہم آپکے واسطے روز ہی دعا کرتے ہیں مگر زور کے ساتھ جب دعا کرینگے جب آپکے جانے میں پندرہ سولہ روز باقی رہ جاینگے

غرض ایسا ہی ہوا۔ تو میں نے عرض کیا کہ پندرہ سولہ دن باقی رہ گئے۔ فرمایا

بہتر ہے اب ہم آپکے لئے دعا کر دیں گے۔

جب دوسرا یا تیسرا دن ہوا تو آپنے فرمایا۔ آپ کس جگہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کی تبدیلی ہو۔؟ میں نے عرض کیا کہ نزدیک سے نزدیک جموں ہے میں وہاں سے ایک روز میں آسکتا ہوں۔ فرمایا

بہتر ہے ہم جموں کا نام لے کر دعا کریں گے خدا قادر ہے۔

میں نے اس روز ایک کاغذ لے کر اسپر لکھدیا کہ ناصر شاہ کے لئے دعا فرمائی جاوے۔ حضور نے اسے اسی وقت بیت الدعا میں چسپاں کر دیا۔

چار پانچ روز کے بعد حضور فرمانے لگے کہ شاہ صاحب ہم نے آپکے لئے بہت دعا کی ہے۔ اور بھی بہت سی دعائیں تھیں۔ آپ کا نام بھی جموں کی تبدیلی کے واسطے اس میں شامل تھا۔ آج ہمیں الہام ہوا ہے

آج جو دعائیں قبول ہوئیں اسمیں قوت و نصرت اسلام بھی ہے۔ آپ کا نام بھی اس میں شامل تھا۔ یہ تمام دعائیں اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی ہیں

دوسرے دن جموں سے سپرنٹنڈنٹ کا جو ہندو پنڈت تھا پرائیویٹ خط آیا۔ جس میں لکھا تھا کہ شاہ صاحب آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپکی تبدیلی جموں ہو گئی ہے۔

### قبولیت دعا پر سجدات شکر

میں اسوقت اس خط کو لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں پہونچا کہ یہ خط جموں سے آیا ہے حضور نے پڑھ کر اسپر لکھا

مبارک ہو ہم نے تین سجدے شکرانے کے کئے ہیں

یہ کوئی نوٹس نیچے کا ذکر ہے۔ ظہر کی نماز کیوقت جب سب مسجد میں جمع ہوئے۔ حضور نے باہر تشریف لاتے ہی فرمایا کہ شاہ صاحب یہ کس کا خط ہے عرض کیا کہ ایک ہندو پنڈت سپرنٹنڈنٹ ہے اس کا خط ہے۔ ہنس کر فرمانے لگے

ہندو جھوٹ بھی بولا کرتے ہیں۔ آپ پھر خط لکھیں۔

میں نے حضور کے فرمان کے بموجب خط لکھا تو سپرنٹنڈنٹ کا جواب آیا۔ اس کے یہ الفاظ تھے شاہ صاحب جو کرتا ہے وہ خدا کرتا ہے۔ آپ کی تبدیلی جموں میں ہو گئی ہے۔ اور آرڈر بھی جاری ہو چکے ہیں۔ یہی وہ خط پھر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور فرمانے لگے اب آپ کے کتنے دن باقی ہیں

مینے عرض کیا کہ جانے میں دس بارہ روز باقی ہیں۔ فرمانے لگے:۔

بہتر ہے آپ کل چلے جائیں۔ باقی دن جانے دیں اور وہاں پہنچکر مفصل حال ہمیں لکھیں

تتمہ حقیقۃ الوحی شائع ہو رہا ہے۔ اور ہم نے یہ درج کرنا ہے جلدی جاؤ

دوسرے دن مجھے روانہ کر دیا۔

میں روانہ ہو کر وزیر آباد آیا چونکہ میں نے کشمیر جانا تھا۔ اسلیئے میں نے نوکر اور بسترہ وزیر آباد رکھا اور خود اکیلا جموں آیا۔ جب جموں سٹیشن پر پہونچا تو ہر طرف سے آوازیں پڑیں شاہ صاحب آپ آگئے۔ دیکھا تو اس جگہ کے کارکن اور مستری وغیرہ سٹیشن پر موجود ہیں۔ مینے کہا کہ آپ کو کس طرح پتہ چلا انھوں نے بتایا کہ یہاں تو دیر سے حکم جاری ہو گئے ہیں اور ہم روز آتے ہیں۔ پھر میں دفتر گیا۔ وہاں پرسنل اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ مجھے مبارکباد دینے لگے مینے کہا کہ کیا بات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ جو کرتا ہے وہ خدا کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں کشمیر جا رہا ہوں اور تم مجھے یہ باتیں سنا رہے ہو پرسنل اسسٹنٹ نے کہا کہ تم درخواست لکھدو کہ میری باقی چھٹی کینسل کر دی جائے۔ غرض میں نے درخواست لکھدی۔ پرسنل اسسٹنٹ نے اسپر ریمارک کیا کہ بہتر ہے اسکو آرڈر کر دیا جائے۔ ورنہ یہ کشمیر جائے گا۔ وہاں سے آرڈر ہوگا۔ اور پھر جموں آئے گا بے فائدہ دو سو ڈیڑھ سو روپیہ خرچ ہو جائے گا۔ صاحب نے پڑھ کر اسپر لکھدیا کہ ہاں اسی طرح کردو۔ پرسنل اسسٹنٹ نے کہا کہ اب جاؤ اور صاحب کو سلام کرو۔ صاحب نے پوچھا اب تم اچھے ہو۔ میں نے کہا کہ اب بالکل اچھا ہوں۔

میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں مفصل خط لکھا کہ حضور کی دعائیں قبول ہوئیں اور میری تبدیلی جموں ہو گئی ہے۔ اب کشمیر نہیں جاؤں گا حضرت اقدس نے میری تبدیلی کا ذکر بھی تتمہ حقیقۃ الوحی میں درج کیا ہے

یہ قبولیت دعا کا بڑا زبردست نشان ہے

—(۱۰)—

## حضور کی دعا سے ترقی ہوئی۔ استغفار کامیابی کی کلید ہے

میں نے حضرت صاحب کو بارہ مولا کشمیر سے خط لکھا کہ میری ترقی ہونیوالی ہے۔ لیکن بعض شریر افسر نکتہ چینی کرتے ہیں اور حارج ہوتے ہیں۔ حضور دعا فرماویں۔ حضور نے لکھا اچھی بات

ہم آپ کے لئے دعا کریں گے آپ بھی استغفار بہت پڑھا کریں۔ میری ترقی کے کاغذات چلتے رہے۔ اور وہاں یہ اعتراض ہوا کہ کسی کالج کا پاس شدہ نہیں ہے۔ یہ بات اس کی ترقی میں رکاوٹ ہے

میں نے جواب میں سب آدمیوں کے نام لکھائے کہ یہ کس کالج کے پاس شدہ ہیں۔ جو ان کی ترقی ہوتی ہے اور میری ترقی بند ہے۔ میں نے حضرت صاحب کو بھی لکھا۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا

ہم آپ کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو کامیاب کر دے گا۔

چنانچہ حضور کی دعائیں قبول ہوئیں اسوقت گلمرگ سے مہاراج کے سکریٹری نے مجھے تار دیا کہ مبارک ہو۔ تمہاری ترقی عہدہ اور تنخواہ ہو گئی ہے۔ ادھر سے حضرت صاحب کا خط بھی پہنچا۔ میں نے ملا کر دیکھا۔ تو ترقی کے ریزولیوشن پاس ہونے کی اور حضور کے خط کی ایک تاریخ تھی۔

یہ بھی حقیقۃ الوحی میں شائع ہو چکا ہے۔

—(۱۱)—

## نزول المسیح کی طباعت

کتاب نزول المسیح کا مسودہ تیار ہو چکا تھا مگر اس کے طبع کرانے کے لئے روپیہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ حضور نے یہ کام حضرت خلیفۃ المسیح اول کے سپرد کیا ہوا تھا۔ اس دوران میں مینے ایک رات جموں میں خواب دیکھا۔ کہ ایک بڑا خوبصورت جوان ہے جس کا نام محمد امین تھا۔ وہ میرے سامنے آیا۔ اسکے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ میں چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا تکیے کے نیچے میں نے کچھ نوٹ رکھے ہوئے تھے کہ اسی طرح تھوڑا تھوڑا روپیہ جمع ہو جائے گا۔ تو حج کر آؤں گا۔ محمد امین نے کہا کہ یہ کیا ہے۔ میں نے اُن کو تکیہ کے پاس کے نوٹ کچھ دکھائے۔ اُنھوں نے کہا کہ نہیں اس کے اندر کیا ہے وہ نکالو۔ مینے تکیہ کے اندر سے نوٹ نکالے۔ تو اس نے کہا ہاں بس یہی ہیں ان کو لے چلو۔ اسوقت مجھپر اس شخص کا رعب طاری تھا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

بیدار ہو کر میں نے والدہ صاحبہ اور بھائی صاحب کو خواب سنایا کہ میں نے یہ خواب

دیکھا ہے۔ اور میری طبیعت پریشان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں جلدی سے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوں۔ تاکہ یہ خواب سناؤں اور اس کی تعبیر سنوں۔ آخر مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے گھوڑا منگوایا۔ جلدی سے سوار ہو کر ہیڈ کوارٹر انجنیر کے پاس آیا۔ یہ کوئی کولہ میل کے فاصلے پر تھا میں نے اس کو اپنا خواب سنایا اور عرض کیا کہ مجھے چار پانچ روز کی رخصت دو۔ اس نے کہا کہ اچھا آپ درخواست دے دیں۔ مگر میں نے کہا کہ درخواست تو میں واپس آکر دوں گا۔ کیونکہ میں آج شام کی گاڑی جانا چاہتا ہوں۔

غرض میں دار الامان پہنچا۔ تو حضور سے ملنے کے بعد وہ روپیہ جو غالباً ۲۵۰ یا اس سے زیادہ تھا حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور خواب بھی بیان کی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا ہاں محمد امین نام بہت ہی اچھا ہے۔

چھوٹی مسجد میں مغرب کی نماز کے بعد آپ شہ نشین پر بیٹھا کرتے تھے۔ اس روز بھی حسب معمول شہ نشین پر رونق افروز ہو گئے۔ باقی دوست نیچے فرش پر بیٹھے تھے۔

میں نے آگے بڑھ کر حضور کے پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ حضور کے ایک طرف مولوی عبدالکریم صاحب دوسری طرف حضرت خلیفہ اول بیٹھے تھے۔ حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا مولوی صاحب ناصر شاہ صاحب آئے تھے وہ کہاں ہیں؟

مولوی صاحب نے ہنس کر فرمایا حضور پاؤں کون دبا رہا ہے۔ اسوقت حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور فرمایا آپ یہاں ہمارے پاس بیٹھ جائیں۔ میں نے عرض کی حضور میں تھوڑے سے پاؤں دبا لوں آپنے فرمایا

## الامر فوق الادب

میں پھر اٹھ کر حضور کے پاس بیٹھ گیا۔ حضور نے جیب سے وہی نوٹوں والا رومال نکال کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو دیا اور فرمایا مولوی صاحب! ہو کل تو خدا نے بھیجدیا ہے۔ یہ روپیہ لے لو۔ اور نزول المسیح کا کام توکل پر شروع کر دو توقف نہ ہو اور بھی اللہ دے گا۔

تب مجھے معلوم ہوا کہ روپیہ نزول المسیح کی طباعت پر خرچ ہوگا

میں نے اس دن ظہر کیوقت ایک رقعہ لکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب کو دیا کہ یہ حضور کو پیش کر دیں اس میں مَیں نے لکھا کہ جتنا روپیہ نزول المسیح کی چھپائی پر خرچ ہوگا وہ میں دے دوں گا۔ مولوی صاحب نے وہ رقعہ حضرت اقدس کے حضور پیش کر کے کہا کہ حضور ناصر ناصر ہی ہوتے ہیں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا

## شاہ صاحب روپیہ تو بہت خرچ ہوگا

مینے عرض کیا حضور جتنا روپیہ خرچ ہوگا میں ہی ادا کروں گا۔

غرض حضور مجھے وقتاً فوقتاً خود ہی تحریر فرماتے کہ اتنا روپیہ بھیجدو۔ اور میں بھیج دیتا اسطرح مختلف اقساط میں تقریباً ۱۲۰۰ روپیہ ادا کیا۔

جب نزول المسیح طبع ہو چکی تو مہمان خانہ کی بڑی الماری میں رکھی گئی۔ اسی کمرے میں شہزادہ عبداللطیف صاحب سکونت پذیر تھے۔

(۱۲)

حضرت اقدس کو خشک کھانا مثلاً کباب وغیرہ بہت پسند تھا۔ جب میرے بھائی کو معلوم ہوا تو انھوں نے اونہ کھانے کے وقت تازے تازے کباب بنا کر حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجنے شروع کر دیئے۔ پھلکا اور کباب آپ بڑی خوشی سے کھاتے بعض وقت آواز دیکر فرماتے جسوقت ہم آواز دیں اسوقت کباب سیخو پر لگانا۔ بھائی صاحب بڑی محنت سے قیمہ تیار کرتے اس میں عمدہ مصالحے اور کچے انڈے ملاتے جس سے کباب خستہ ہو جاتے۔ کبھی ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب بھی حضرت کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتے تھے۔ کبابوں کی بڑی تعریف کرتے حضور کھاتے جاتے اور آواز دے کر فرماتے

**ہم آپکے لئے دعا کر رہے ہیں**

# روایات

## از حضرت سید عزیز الرحمان صاحب بریلوی مہاجر قادیان

### ۲۰

### انی مھین من اراد اھانتک کے نظارے

میں نے اس الہام کو مختلف رنگوں میں پورا ہوتا دیکھا ہے۔ ایک مولوی صاحب رئیس آدمی تھے میں بریلی کی جامع مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا کسی نے ان سے کہدیا کہ عزیز الرحمان مرزائی ہو گیا ہے۔ اُنھوں نے بڑی بتره بازی کی۔ میں نے ان کو کہا کہ مولوی صاحب میں مباحثہ کرنا نہیں چاہتا۔ مگر میں یہ جانتا ہوں کہ مرزا صاحب کے خلاف کہنے والا بدذات کی موت مرتا ہے۔ خدا کی قدرت رات کو ہی ان پر فالج گرا اور صبح کو فوت ہو گئے۔ وہاں رئیسوں کا قبرستان الگ ہے۔ وہاں ان کو دفن کرنے لے گئے۔ ابھی قبر کھدی رہی تھی کہ بدمعاشوں کی ایک ٹولی نے آکر ان سے جنازے پر لاٹھیاں برسائیں کہ ہم اس وہابی کو اس جگہ دفن نہیں ہونے دینگے۔ یہ ۱۸۹۵ء کا واقعہ ہے۔

### (۲۱)

### ایک اور نظارہ

بریلی میں ہمارے گھر کے سامنے ایک عورت رہتی تھی ہمارا آٹا پیسا کرتی اس زمانہ کا یہی رواج اور دستور تھا کہ آٹا پنہاری ہی پیسا کرتی تھیں۔ مخالفت کا بازار اسقدر گرم تھا کہ اس پنہاری نے یہ کہہ کر ہمارا آٹا واپس کر دیا کہ

مولوی صاحب کا حکم ہے کہ تم بے دین ہو اور بے دینوں کا آٹا مت پیسو اس لیے اب تمہارا آٹا نہیں پیسوں گی۔

خدا کی قدرت کہ اسی دن ۱۲ بجے کے قریب اس کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اور اس کا ایک دو برس کا بچہ بھی جل کر مر گیا۔

### (۲۲)

### ایک رضائی چھٹی رساں کا انجام

ایک چٹھی رساں جو مولوی احمد رضا خان صاحب کا مرید تھا ہماری ڈاک مولوی صاحب کو دے آتا تھا اس کی اس حرکت سے ہم کو بڑی تکلیف تھی۔ خدا تعالیٰ نے اسپر بھی عذاب نازل کیا۔ اس کے حلق میں چھالا نکلا۔ اور اسی کی تکلیف سے مر گیا

**فاعتبروا یا اولوا الابصار**

الغرض اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے گزرے جنھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کا قصد کیا یا ان کے خدام کو نقصان پہنچانا چاہا۔ خدا نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ اور یا پھر ان کو سخت سزا دی۔ لوگوں کے لیے اس میں عبرت تھی اور ہمارے لیے ازدیاد ایمان ہوتا تھا۔

### (۲۳)

### حضور کے کپڑوں کی برکت

حضور کا ایک الہام ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ حضور کے کپڑوں کی برکت کو ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ چنانچہ ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت ہمارے گھر میں آتی جاتی تھی وہ ایک دفعہ بیمار ہو گئی اسکے گلے میں گلٹیاں نکل آئیں اس نے ہمارے گھر کہلا بھیجا کہ میرے لیے دعا کریں۔ میری بیوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کرتا اسے بھیج دیا۔ اسی رات اس نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا آپنے اسے فرمایا کہ:-

دوائی مت کھانا صرف تازہ پانی پینا۔ اچھی ہو جاؤ گی

اس کے عزیزوں نے بہت کوشش کی کہ دوائی کھلائی جائے مگر اس نے نہ کھائی۔ وہ صرف تازہ پانی سے اچھی ہو گئی۔ اچھی ہو کر ہمارے گھر آئی اس نے خواب بیان کیا۔ جب اسے حضرت صاحب کا فوٹو دکھایا گیا تو اس نے حلفاً بیان دیا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں نظر آئے تھے۔ پھر خود ہی ایک خط لائی کہ میری بیعت کا خط لکھدو اور اس طرح سلسلہ میں داخل ہو گئی۔

(باقی دارد)

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات

(سلسلہ کے لئے دیکھئے اخبار الحکم ۱۴ ردسمبر ۱۹۳۴ء)

اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیلخانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے۔ ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بیشک جائیں۔ لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔

مساوات کے لئے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے۔ اور نہ ان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ اسلام نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ اسلام شہوات کی بنا کو کاٹتا ہے یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ کتوں اور کتیوں کی طرح سے زنا ہوتا ہے۔ اور شراب کی اس قدر کثرت ہے کہ تین میل تک شراب کی دکانیں چلی گئیں ہیں۔ یہ کس تعلیم کا نتیجہ ہے؟ کیا پردہ داری کا یا پردہ دری کا؟ اسلام کی بات کو بگاڑنا اور اندھا دھند اعتراض کرنا ظلم ہے۔ اسلام تقویٰ سکھلانے کے واسطے دنیا میں آیا ہے

میں بیان کر رہا تھا کہ لوگ ملوک کے دین پر ہوتے ہیں۔ اور میں نے مختلف مثالوں کے ذریعہ اس امر کو بیان کر دیا ہے۔ اب دیکھو کہ جو حالات ابتر اس ملک میں ہو گئے ہیں۔ وہ کسی اور ملک میں نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ مدینہ میں بھی نہیں ہوئے۔ ایسی آزادی اور اباحت جو یہاں ہے اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہ ملے گی۔ اور نہ ان ملکوں میں چونکہ اس قسم کے محرکات پیش نہیں آئے اسلئے وہاں خیالات بھی بہت ابتر نہیں ہوئے۔ اب میں پھر اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ میں نے یہ بیان کیا ہے کہ دو بروز ہیں ایک الدجال دوسرا یاجوج ماجوج کا

الدجال کا بروز وہ ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر ایک سلسلہ چلا جاتا تھا۔ جس قسم کی بدیاں اور شرارتیں مختلف طور پر مختلف وقتوں میں ظاہر ہوئیں۔ آج ان سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور ایک عجیب نظارہ قدرت دکھایا ہے چونکہ اب انسانی عمروں کا خاتمہ ہے۔ اسلئے خاتمہ پر ایک بدیوں کا اور ایک نیکیوں کا بروز بھی دکھایا

بدیوں کا بروز وہی ہے جس کو میں نے الدجال کہا ہے تمام مکاید اور شرارتوں کا وہ مجموعہ ہے۔ اس آخری زمانہ میں ایک گروہ کو سفلی عقل اسقدر دیگئی ہے کہ تمام چھپی ہوئی چیزیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس نے دو قسم کا دجل دکھایا۔ ایک قسم کا تو نبوت پر کیا اور ایک خدا پر۔ نبوت پر تو یہ حملہ تھا کہ منشائے الٰہی کو بگاڑا۔ اور دماغی طاقتوں کو انتہائی مدارج پر پہنچا کر الوہیت پر تصرف کرنے کے لیئے خدا پر حملہ کیا امراض مزمنہ کے علاج کی طرف توجہ اور ایک کا نطفہ لے کر رحم میں بذریعہ کل ڈالنا۔ بارش برسانے کے آلات کا ایجاد کرنا

وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اس قسم کے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ یہ لوگ الوہیت میں تصرف کرنا چاہتے ہیں۔ یہ گروہ تو خود خدا بن رہا ہے۔ اور دوسرا گروہ کسی اور انسان کو خدا بناتا ہے۔ جو کچھ آجکل یورپ اور امریکہ میں ہو رہا ہے اس کی غرض کیا ہے یہی کہ ایک آزادی اور حرص جو پیدا ہو گئی ہے اس کو پورے طور پر کام میں لا کر ربوبیت کے بھیدوں کو معلوم کر کے خدا سے آزاد ہو جاویں۔

غرض جان ڈالنے کے، مردوں کو زندہ کرنے کے، بارش برسانے کے تجربے کرتے ہیں۔ یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ ان کی تو کوشش یہ ہو رہی ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے سب ہمارے قبضہ میں آجاوے۔

اگرچہ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ تدبیر کرنا منع نہیں ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ ہمیشہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے مثلاً انسان کو صرف ہاتھ لگا دو تو گناہ نہیں ہے لیکن اگر اس کو ایک مکا مار دو تو یہ گناہ ہے۔ یہ افراط ہے اور تفریط یہ ہے کہ اگر کسی کو ایک پیالہ پانی پینے کی ضرورت ہو۔ مگر وہ اس کو ایک قطرہ دے۔

غرض موجودہ زمانہ میں دجال کا بروز ایک معجون مرکب ہے۔ ایک حملہ خدا پر ہو رہا ہے ایک نبوت پر۔ ایک خدا کو انسان بناتا ہے۔ دوسرا آپ ہی خدا بنتا ہے۔ کیا یہ بات سچ نہیں ہے۔ کتابیں دیکھو۔ اخبارات پڑھو تو پتہ لگے گا کہ کس قدر فساد برپا ہو رہا ہے۔ اور یہ دو رنگی ظلم ڈھا رہی ہے

یاجوج ماجوج کے فساد کی نسبت میں نے بتا دیا ہے کہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ اس کو شوکت ہے۔ خدا کی طرف رجوع کرنا امانت و دیانت کا اختیار کرنا۔ شراب۔ زنا بد نظری۔ بدکاری۔ قمار بازی سے بچنا مشکل ہو رہا ہے بہت ہی تھوڑے شاید ایک آدمی فی ہزار جو بچتے ہونگے اب یہ بات کیسی صاف ہے کہ جیسا بدی کے دو بروز تھے۔ اور ایسا ہی نیکی کے بھی دو بروز بدی کے مقابل پر ضروری تھے۔ چنانچہ دو بروز نیکی کے بھی رکھے۔ دراصل وہ بھی ایک ہی چیز ہے۔ جس کے دو نام ہیں۔ جیسے ایک ہی حالت میں مجسٹریٹ اور کلکٹر دو جداگانہ عہدے ہوتے ہیں۔

وہ نیکی کے بروز یہ ہیں۔ ایک تو اندرونی لحاظ سے ہے وہ مہدی ہے۔ اور بیرونی لحاظ سے مسیح ابن مریم۔ بیرونی طور پر مسیح کا کام کیا ہے؟ جو اس کا یہ نام رکھا۔ مسیح ابن مریم کا کام دفع شر ہوگا۔ اور مہدی کا کام کسب خیر۔ چنانچہ غور کرو کہ مسیح کا کام یقتل الخنزیر اور یکسر الصلیب بتایا ہے یہی دفع شر ہے۔ لیکن ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے کہ وہ دفع شر کے لئے تیغ و سنان لے کر جنگ کے واسطے نکلیگا۔ علماء جو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنگ کرے گا۔ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ بالکل غلط ہے۔ یہ کیا اصلاح ہوئی کہ ابھی آپ آئے

اور آتے ہی تلوار پکڑ کر لڑائی کیواسطے میدان میں نکل گئے یہ نہیں ہو سکتا صحیح اور سچی بات وہی ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر کھولی۔ جو احادیث کے منشا کے موافق ہے۔ کہ مسیح کوئی خونی جنگ نہیں کرے گا۔ اور نہ تلوار پکڑ کر لڑنا اس کا منصب ہے۔ بلکہ وہ تو اصلاح کے لئے آئیگا۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ اس کا کام دفع شر ہے اور وہ حجج اور براہین سے کریگا۔

اور مہدی کا کام کسب خیر ہے یعنی جو بد عادات اور فسق و فجور پھیلا ہوا ہوگا وہ اس کو ہدایت سے بدل دے گا۔ عیسیٰ کا لفظ عوس سے لیا گیا ہے جو دفع شر کی طرف ایما ہے۔ ان ہر دو بروزوں میں سر یہ ہے کہ مہدی کا بروز اکمل ہے۔ کیونکہ اس کا کام ہے افاضہ خیر اور افاضہ خیر دفع شر کی بنسبت اکمل بات ہے۔ ایک شخص ہے جو کسی راہ سے صرف کانٹے اٹھا دے۔ یہ بیشک بڑا کام ہے لیکن جو اس کو سواری دے اور اپنے گھر لیجا کر روٹی بھی کھلاوے یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس مہدی اکمل ہے۔ اسی لئے وہ خلیفۃ اللہ ہے۔ عیسیٰ ابن مریم جو مہدی خلیفۃ اللہ کی بیعت کرے گا۔ اس میں یہی سر ہے کہ مہدی کا بروز بھی اکمل ہے کہ وہ دراصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اور آپ خاتم الانبیاء تھے۔ اور اکمل الانبیاء اسلئے آپ کا بروز بھی اکمل ہی ہوگا۔

یہ دو بروز تھے۔ علماء نے کیا ظلم کیا کہ ایک بروز کو تو انھوں نے مان لیا کہ مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور نام پر ہوگا۔ لیکن عیسیٰ ابن مریم کی نسبت یہی تجویز کیا کہ وہی آسمان سے اتر کر آئے گا کسقدر تعجب کی بات ہے کہ کیسے ذہن متنزل ہو گئے ہیں۔ جو متناقض پیدا کرتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے ایک جگہ تو بروز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مان لیا۔ اس کا قائم مقام خلیفۃ اللہ بنگیا۔ مگر پھر یہ کیا ہوا کہ جو چھوٹا تھا اُسے خود کیوں آنا پڑا وہ مہدی جس کو افاضہ خیر دیا گیا ہے۔ جو اکمل ہے اسکو بروزی رنگ میں لاتے اور مسیح ابن مریم کو اس کی بیعت کرانے کے واسطے خود اتارتے ہو۔ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

جب ان سے پوچھا جاوے کہ تم ایک نبی کو اتار کر جو اسکی بیعت میں

الائمۃ من القریش

ہم کہتے ہیں کہ اگر اس حدیث کے وہی معنی ہوں جو تم قرار دیتے ہو تو چاہیئے تھا کہ سلطنت روم کے سب لوگ باغی ہوتے۔

اگر پیشگوئی کے طور پر یہ نہ سمجھا جاوے۔ پھر جو سلطان روم کو خلیفۃ المسلمین قرار دیتے ہیں اس کے کیا معنی ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کشفی طور پر دکھایا تھا کہ خلیفہ قریش سے ہونگے۔ خواہ حقیقی طور پر یا

مکتوبات احمد چھ جلدوں میں ہر جلد کی قیمت صرف ایک روپیہ۔ دفتر الحکم قادیان سے خریدیئے

بروزی طور پر جیسے دجال کا بروز بتایا۔ اسیطرح پر سلاطین مغلیہ وغیرہ بروزی طور پر قریش ہی ہیں۔ خدا نے جو عہد اُن کو دیا۔ وہ اس کے متکفل رہے۔ جب تک خدا نے چاہا وہ سلطنت کرتے رہے۔ جب تک کوئی بروز کے مسئلہ کو نہیں سمجھتا یا اس پیشگوئی کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتا۔ اور آخر اس کو اس پیشگوئی کو جھٹلانا پڑیگا۔

جب اصل قریش میں استعداد نہ رہی اور اس قوم میں وہ استعداد پائی گئی۔ تو خدا نے وہ عہدہ اس کے حوالے کیا۔ یہی وجہ ہے کہ طبعًا سلطان روم کی متابعت اختیار کی۔ اور سچی محبت سے اس کو قبول کیا یہ تصنع اور بناوٹ سے نہیں ہوا۔ بلکہ دلوں نے فتویٰ دیا کہ وہ خادم حرمین الشریفین ہے۔ الٰہی امور ہمیشہ ہوتے ہیں اور ہونگے۔ یہ معنی ہیں

الائمة من القریش کے

غرض یہ دو نام ایک ہی شخص کے تھے۔ ایک کو افاضۂ خیر کا درجہ ملا۔ دوسرے کو دفع شر کا۔ افاضۂ خیر چونکہ بڑھ کر ہے اس کو دفع شر پر بزرگی دیجاتی ہے اس لئے اس حیثیت سے وہ خلیفۃ اللہ کہلایا پس جیسے مقابل پر دو خبیث بروز تھے۔ یہ خیر کے بروز تھے۔

اب اس کے متعلق میں ایک اور نکتہ بیان کر کے اس بیان کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ عیسیٰ کے نام میں دفع شر کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ احمد یا محمد کے نام میں افاضۂ خیر کا مفہوم ہے۔ نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ تعریف اس نام پر ہوتی ہے۔ جس کو خیر پہنچایا جائیگا۔ وہ بے اختیار تعریف کریگا۔ حمد کرنے کے ساتھ لازمی طور پر منعم علیہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد اسلئے ہی تھا کہ وہ افاضۂ خیر ہے۔ جو خلق کی طرف کرتا ہے احمد منعم ہے اور محمد منعم علیہ ہے۔ اور عیسیٰ کے معنی ہیں بچایا گیا ہے۔ یہ تو دفع شر کی طرف اشارہ ہے یہی وجہ ہے کہ خدا نے وہ قصہ یاد دلایا اذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خلیفه

اس قصہ میں پیشگوئی ہوئی ہے۔ اب میں اس کا بیان لمبا کرنا نہیں چاہتا۔ پس اسی پر ختم کرتا ہوں کہ مسیح اور مہدی دراصل ایک ہی شخص کے دو نام ہیں جو اس کی دو مختلف حیثیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو دفع شر اور افاضۂ خیر ہیں۔ افسوس ان علما پر کہ انھوں نے افاضۂ خیر کے بروز کو مانا اور دفع شر کے بروز سے انکار کیا!!!

(الحکم جلد ۵ ۔ تاریخ تقریر ۲۵ر فروری ۱۹۰۱ء)

## آپس میں محبت کرو بد خلقی نہ کرو

۲۵ر فروری ۱۹۰۱ء اپنی جماعت کے لوگوں کو باہم محبت کرنے اور روحانی کمزوریوں کے سامنے نرمی کا برتاؤ کرتے ہوئے اور اس درد دل کا اظہار کرتے ہوئے۔ جو آپ کو اپنی جماعت کی بہتری کے واسطے ہے فرمایا:

میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے میں سے کمزور اور بیکس لوگوں پر رحم کریں۔ اُن کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اُن پر سختی نہ کریں اور کسی کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ ان کو سمجھائیں۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی بعض منافق آکر مل جاتے تھے۔ پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اُن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے چنانچہ عبداللہ ابن ابی جس نے کہا تھا کہ غالب لوگ ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے۔ چنانچہ سورہ منافقون میں درج ہے۔ اور اس سے مراد اس کی یہ تھی کہ کفار مسلمانوں کو نکال دینگے۔ اس کے مرنے پر حضرت رسول کریم نے اپنا کرتہ اس کے لئے دیا تھا۔

میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں دعا کے ساتھ اپنی جماعت کی مدد کروں۔ دعا کے بغیر کام نہیں چلتا دیکھو صحابہ کے درمیان بھی جو لوگ دعا کے زمانے کے تھے۔ یعنی مکی زندگی کے جیسی ان کی شان تھی ویسی دوسروں کی نہ تھی۔ حضرت ابو بکر جب ایمان لائے تھے تو انھوں نے کیا دیکھا تھا۔ انھوں نے کوئی نشان نہ دیکھا تھا۔ لیکن وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اندرونی حالات کے واقف تھے۔ اسواسطے نبوت کا دعویٰ سنتے ہی ایمان لے آئے۔ اسی طرح میں کہا کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اکثر یہاں آیا کریں۔ اور رہا کریں۔ گہرا دوست اور پورا واقف بن جانے سے انسان بہت فائدہ اٹھاتا ہے۔ معجزات اور نشانات سے ایسا فائدہ نہیں ہوتا۔ معجزات سے فرعون کو کیا فائدہ ہوا۔ معجزات کے ہزاروں منکر ہوتے ہیں۔ اخلاق کا منکر کوئی نہیں ہوتا۔ طالب ہو کر اصلی اور جگری حالات کو دریافت کرنا چاہیئے۔ آریہ لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسقدر اعتراض کئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو آپ کے اصلی حالات اور اخلاق کریمہ کی صحیح خبر مل جاتی۔ تو یہ کبھی ایسی جرأت نہ کرتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے دو پہلو دکھائے۔ ایک مکی زندگی میں۔ جبکہ آپ فاتح ہوئے۔ اور وہی کفار جو آپ کو تکلیف دیتے تھے۔ اور آپ اُن کی ایذا دہی پر صبر کرتے تھے۔ اب آپکے قابو میں آگئے۔ ایسا کہ جو چاہتے آپ انکو سزا دے سکتے تھے۔ مگر آپنے لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر اُن کو چھوڑ دیا۔ اور کچھ سزا نہ دی۔ ہمیں حضرت مسیح پر ایمان ہے۔ اور اُن کے ساتھ محبت ہے۔ مگر یہ کہتے میں ہم لاچار ہیں کہ ان کو اپنے مخالفین پر قدرت اور طاقت نہیں ہوئی۔ اور اُن کو یہ موقع نہیں ملا کہ دشمن پر قابو پا کر پھر اپنے اخلاق کا اظہار کریں۔ اور اگر اُن کو یہ موقع ملتا۔ تو معلوم نہیں وہ کیا کرتے۔ سچا مسلمان وہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آوے۔ میں دو باتوں کے پیچھے لگا ہوا ہوں۔ ایک یہ کہ اپنی جماعت کے واسطے دعا کروں دعا تو ہمیشہ کی جاتی ہے۔ مگر ایک نہایت جوش کی دعا جس کا موقع کبھی مجھے مل جائے۔ اور دوم یہ کہ قرآن شریف کا ایک خلاصہ ان کو لکھدوں۔ قرآن شریف میں سب کچھ ہے۔ مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف کا پڑھنے والا جب ایک سال سے دوسرے سال میں ترقی کرتا ہے۔ تو اپنے گذشتہ سال کو ایسا معلوم کرتا ہے کہ گویا وہ تب ایک طفل مکتب تھا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اس میں ترقی بھی ایسی ہی ہے۔ جن لوگوں نے قرآن شریف کو ذو الوجوہ کہا ہے میں اُن کو پسند نہیں کرتا۔ انھوں نے قرآن شریف کی عزت نہیں کی۔ قرآن شریف کو ذو المعارف کہنا چاہیئے ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں اور ایک نکتہ دوسرے نکتہ کا نقیض نہیں ہوتا۔ مگر زود رنج۔ کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں ہے۔ اور نہ ایسوں پر قرآن شریف کھلتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس قسم کی تفسیر بنا دوں۔ نرا علم اور اعتقاد نجات کے واسطے کافی نہیں ہے۔ جب تک وہ عملی طور پر ظہور میں نہ آوے۔ عمل کے سوا کوئی قول جان نہیں رکھتا۔ قرآن شریف پر ایسا ایمان ہونا چاہیئے کہ یہ درحقیقت معجزہ ہے۔ اور خدا کے ساتھ ایسا تعلق ہو کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے جب تک لوگوں میں یہ بات پیدا نہ ہو جائے۔ گویا جماعت نہیں بنی۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو کہ وہ صرف ایک غلط خیال کیوجہ سے ایک امر میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ تو ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہم اسپر ناراض ہو جائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ ایک بچہ اگر بستر پر پاخانہ پھر دے۔ اور ماں غصہ میں آکر اس کو پھینک دے۔ تو وہ خون کرتی ہے۔ ماں اگر بچہ کے ساتھ ناراض ہونے لگے اور ہر روز اس سے روٹھنے لگے۔ تو کام کیسے۔ وہ جانتی ہے کہ یہ ہنوز ناداں ہے۔ رفتہ رفتہ خدا اس کو عقل دیگا اور کوئی وقت آتا ہے کہ یہ سمجھ لیگا کہ ایسا کرنا نامناسب ہے سو ہم ناراض کیوں ہوں۔ اگر ہم کذب پر ہیں تو خود ہمارا کذب ہمیں ہلاک کرنیکے واسطے کافی ہے ہم اس راہ پر قدم مارنے والے سب سے پہلے نہیں ہیں۔ جو ہم گھبرا جائیں کہ شاید حق والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا معاملہ ہوا کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سنت اللہ کیا ہے۔ سردار انبیاء پر کروڑوں اعتراض ہوئے۔ ہم پر تو اتنے ابھی نہیں ہوئے۔

بعض کہتے ہیں کہ جناب احدیں آپ کو مع تلوار دیں گی تھیں۔ صدق کا بیج ضائع نہیں ہوتا ابو بکر کی طبیعت تو کوئی ہوتی ہے کہ فورًا مان لے۔ طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ مگر نشان کے ساتھ کوئی ہدایت پا نہیں سکتا۔ سکینت باطنی آسمان سے نازل ہوتی ہے تصرفات باطنی یکدفعہ تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر انسان ہدایت پاتا ہے۔ ہدایت امر ربی ہے اس میں کسی کو دخل نہیں۔ میرے قابو میں ہو تو میں سب کو قطب اور ابدال بنا دوں۔ مگر یہ امر محض خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ ہاں دعا کی جاتی ہے

(باقی آئندہ)

## ہمارا وعدہ

ہمارا وعدہ تھا کہ ۱۲ کا پرچہ ۱۶ صفحے کا نکالا جائے گا۔ مگر افسوس تنگیٔ وقت کی وجہ سے نہیں نکالا جا سکتا۔ شروع سال میں یہ کمی پوری کر دی جائیگی۔

(مینیجر)